107885 ـ مختلف دماغی امراض کے شکار شخص کے لیے روزے رکھنے کا حکم

سوال

اللہ ہمیں اور آپ کو عافیت سے نوازے میرے سسر دماغی مریض ہیں، اور مکمل طور پر مفلوج ہیں حرکت نہیں کر سکتے، اتنا ہے کہ پانی کا گلاس بعض اوقات کسی کی مدد سے اٹھا تو لیتے ہیں اور اگر ہم ان سے واپس لینا بھول جائیں تو وہ پانی پینے کے بعد بھی گلاس نہیں رکھتے جب تك کہ ہم انہیں یہ باور نہ کرائیں کہ انہوں نے پانی پی لیا ہے.
ان کی یاداشت تقریبا ختم ہو چکی ہے، ڈاکٹر حضرات اس پر متفق ہیں کہ اب تو شفایابی اللہ ہی دےگا، چھ برس سے وہ اس حالت میں ہیں اور دن بدن حالت خراب ہوتی جا رہی ہے، روزانہ انہیں دوائی اور ورزش وغیرہ کا علاج کرانا پڑتا ہے جس کی بنا پر ماہانہ ہزاروں خرچ کرنا پڑتے ہیں.
وہ نماز بھی نہیں ادا کرتے، اور لیٹرین میں بھی انہیں اٹھا کر لے جانا پڑتا ہے، اور تقریبا ایك برس سے پیشاب اور پاخانہ پر بھی کنٹرول نہیں رہا، ہم نے بہت کوشش کی ہے کہ کسی طریقہ سے انہیں تعلیم دیں کہ وہ اشارہ کے ساتھ ہی ہمیں پیشاب اور پاخانہ کے بارہ میں بتا دیا کریں.
بات چیت نہیں کرتے اور صرف ہمیں چہروں سے پہچانتے ہیں اور غم والا قصہ سن کر متاثر ہو جاتے ہیں، ہم نے اشارہ سے بھی انہیں نماز ادا کرانے کی کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں، مختصر یہ کہ کیا ان پر نماز اور خاص کر روزے کا کفارہ ہے یا نہیں، یا کہ وہ پاگل اور مجنون کے حکم میں آتے ہیں جس سے نماز اور روزہ ساقط ہو جائیگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جس شخص کی یاداشت ختم ہو جائے اور عقل میں تبدیلی آ جائے اور وہ ہوش و حواس کھو بیٹھے تو اس سے نماز روزہ ساقط ہو جائیگا، اور اس پر کوئی کفارہ نہیں، کیونکہ مکلف ہونے کے لیے عقل ہونا شرط ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تین قسم کے اشخاص سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: سوئے ہوئے شخص سے حتی کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے، اور پاگل و مجنون شخص سے حتی کہ وہ عقلمند ہو جائے "

ابو داود حدیث نمبر (4403) سنن ترمذی حدیث نمبر (1423) سنن نسائی حدیث نمبر (3432) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2041) ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن جریج نے قاسم بن یزید بن علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے

وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں اور اس حدیث میں انہوں نے " الخرف " کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

صاحب عون المعبود کہتے ہیں:

" الخرف " خرف سے ہے جس کا معنی بوڑھے ہوجانے کی بنا پر عقل خراب ہونا ہے.

سبکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ متقاضی ہے کہ تین اشخاص سے یہ زائد ہے، اور صحیح بھی یہی ہے، اس سے وہ بوڑھا شخص مراد ہے جس کی بڑھاپے کی بنا پر عقل زائل ہوگئی ہو، کیونکہ بہت زیادہ بوڑھے شخص کی عقل میں اختلاط پیدا ہو جاتا ہے جس کی بنا پر وہ تمیز نہیں کرسکتا، اور یہ چیز اسے اہل تکلیف یعنی مکلف ہونے سے خارج کر دیتی ہے، اور اسے جنون کا نام نہیں دیا جائیگا.

اور پھر اس حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ: حتی کہ وہ عقلمند ہو جائے، کیونکہ غالب طور پر موت تك اس سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوتا، اور اگر بعض اوقات وہ اس سے صحیح بھی ہو جائے کہ اس کی عقل واپس آجائے تو اس سے تکلیف متعلق ہوگی " انتہی

دیکھیں: الاشباہ و النظائر للسیوطی (212).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" روزے کی ادائیگی درج ذیل شروط کے ساتھ واجب ہوتی ہے:

پہلی شرط:

عقلمند ہونا.

دوسری شرط: بالغ ہونا.

تیسری شرط: مسلمان ہونا.

چوتھی شرط: قدرت و استطاعت ہونا.

پانچویں شرط: مقیم ہونا.

چھٹی شرط: عورت کا حیض اور نفاس کی حالت میں نہ ہونا.

شروط کی تفصیل:

پہلی شرط: عقلمند ہونا: اس کے مخالف عقل نہ ہونا ہے چاہے وہ بڑھاپے کی بنا پر چلی جائے، یا پھر کسی حادثہ کی بنا پر عقل زائل ہوجائے اور ہوش و حواس کھو بیٹھے، تو اس شخص پر عقل نہ ہونے کی بنا پر کچھ نہیں.

اس بنا پر وہ بوڑھا شخص جو ایسی عمر میں پہنچ جائے جس میں ہوش و حواس قائم نہ رہیں تو اس پر نہ تو روزے ہونگے اور نہ ہی وہ فدیہ میں کھانا کھلائیگا، کیونکہ اس میں تو عقل ہی نہیں ہے.

اور اسی طرح وہ شخص بھی جو کسی حادثہ وغیرہ کی بنا پر بےہوش ہو جائے اور اس کے ہوش و حواس جاتے رہیں تو اس پر نہ تو روزہ ہے اور نہ ہی فدیہ میں کھانا؛ کیونکہ وہ عقلمند نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: لقاءالباب المفتوح (4 / 220).

شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" بڑھاپے یا کسی حادثہ کی بنا پر جس کی عقل زائل ہو چکی ہو اور اس کے صحیح ہونے کی امید بھی نہ ہو تو اس پر روزے فرض نہیں مثلا وہ بوڑھا شخص جو ہوش و حواس کھوچکا ہو اور اس کی اتنی عمر ہو جائے کہ اس میں بات چیت صحیح نہ کر سکے تو وہ بچے کی طرح ہوگا اور اس پر روزے فرض نہیں.

اور اسی طرح وہ شخص جس کی کسی حادثہ میں عقل جاتی رہی ہو اور واپس آنے کی امید نہ ہو اس پر روزہ نہیں، لیکن اگر اس کی عقل واپس آنے کی امید ہو یعنی صرف بےہوش ہوا ہو تو ہوش میں آنے کے بعد وہ روزے کی قضاء کریگا.

لیکن اگر اس کی عقل مکمل طور پر جاتی رہی ہو تو اس پر کوئی روزہ نہیں، یعنی جب اس پر روزہ فرض نہیں تو پھر اس پر فدیہ بھی نہیں ہوگا " انتہی

ماخوذ از: شرح الکافی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ آپ کے سسر پر نہ تو نماز فرض ہے اور نہ ہی روزہ، اور نہ ہی روزے کے بدلے فدیہ میں کھانا.

واللہ اعلم .